مطالعہ کی میز پر

تبصرہ کتب

تبصرہ نگار
محمد رمضان یوسف سلفی
فیصل آباد

تحریک ختم نبوت جلد ہشتم

مؤلف: ڈاکٹر محمد بہاء الدین، صفحات۔ ۵۲۸، طبع اول ۲۰۰۹ء زیر اہتمام: مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

تحریک ختم نبوت کی زیر نظر جلد میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے اشاعۃ السنہ سے ان کے بعض مقالات مثل: آتھم اور قادیانی کے مباحثہ پر ریویو، جلسہ تحقیق مذاہب، پیش گوئی متعلقہ آتھم، جلسہ اعظم مذاہب: محمدیوں کے مقابلہ سے عیسائیوں کی گریز؛ تقریری مقابلہ بٹالوی قادیانی مراسلت ۱۸۹۸ء؛ حکم ارتداد تلخیص واختصار کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔

۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کے مباحثہ کو قادیانیوں نے ظاہر کیا کہ یہ مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے مابین تھا حالانکہ اس وقت کے علماء اسلام اسے نئے اور پرانے عیسائیوں کا باہمی مباحثہ قرار دیتے تھے اور خود عیسائیوں نے بھی مباحثے سے قبل کہہ دیا تھا کہ چونکہ مرزا صاحب کو علماء اسلام دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس لئے مرزا قادیانی کی فتح وشکست، اسلام کی فتح وشکست قرار نہیں دی جاسکتی۔ مباحثے کے بعد جب قادیانیوں نے فریقین کے پرچے شائع کیے اور اپنے پیرومرشد کی مناظرانہ صلاحیتوں کے ترانے گائے تو مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے اپنے ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی جلد ۱۶ میں اس پر ایک بسیط اور منصفانہ ریویو کرتے ہوئے بتایا کہ کس موقع پر کس فریق کے دلائل مضبوط تھے اور کس کے کمزور۔ اور جہاں مرزا صاحب نے (مسلمانوں کی طرف سے) کوئی کمزور دلیل پیش کی تھی وہاں مناسب دلیل کون سی ہونا چاہئے تھی، اور مرزا صاحب کو یہ بھی بتایا کہ مسلمانوں کی طرف سے مباحثہ کا صحیح طریق کیا ہونا چاہئے تھا۔

مولانا بٹالویؒ نے مباحثے سے قبل اور مابعد عیسائیوں پر واضح کیا کہ چونکہ ہم مرزا قادیانی کو مسلمان نہیں سمجھتے اس لئے اس کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست نہیں ہوسکتی۔ مسلمانوں کو الزام دینا مقصود ہو تو عیسائی حضرات کسی مسلمان اہل علم سے مباحثہ کریں، اور عیسائی مناسب سمجھیں تو وہ خود بھی ایسے مباحثے کے لئے تیار ہیں۔ پھر مباحثہ امرتسر ۱۸۹۳ء کے بعد مولانا بٹالوی نے عیسائیوں سے اس معاملے پر خط وکتاب بھی فرمائی۔ جیسا کہ

انہوں نے بتایا کہ:

جون ۱۸۹۴ء میں خاکسار کو فتح گڑھ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں خاکسار کی مجلس وعظ میں پادری فتح مسیح مشنری آئے اور بعض شکوک پیش کر کے ان کے جوابات شافیہ پا کر ساکت و منفعل ہوئے۔ اس انفعال کو دور کرنے کی غرض سے وہ اپنے بڑوں سے مباحثہ کرانے کے خواستگار ہوئے۔ ان سے مراسلت ہوئی تو وہ بھی آخر ساکت ہوئے۔ اس باب میں پادری فتح مسیح اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سے ہونے والی مراسلت نقل کر کے اپنے آخری خط کے بعد مولانا بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ اس خط کا ڈاکٹر مارٹن کلارک نے جواب نہیں دیا' یہ مباحثہ سے عجز و گریز نہیں تو اور کیا ہے؟ ہم الہامی نہیں اور قادیانی کی سی الہام بازی اپنا شعار نہیں۔ صرف عقل سے کہتے ہیں کہ کوئی تثلیثی عیسائی ہم سے کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ کرے گا' تو الزام کھائے گا اور زک اٹھائے گا۔ انشاء اللہ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۶ ص ۳۶۰)

ماہنامہ اشاعۃ السنہ کی اکیسویں جلد میں مولانا محمد حسین بٹالویؒ کا ایک مقالہ بعنوان اسلامی حکم سیاسی متعلق جہاد و قتل مرتد' شائع ہوا جس میں ان مسائل پر مرزا غلام احمد اور اس دور کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی آراء پر ریویو کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس مقالے کو تحریک کی جلد ہذا میں ملخصاً نقل کر دیا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے کارکنوں میں ایک بزرگ' شیخ غلام حیدر ہیں جو چکوال میں ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ انہوں نے عشرہ کاملہ کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا تھا جس کے ضمنی عنوانات یوں ہیں؛ مجدد اسلام؛ امام اسلام؛ وفات حضرت عیسیٰ؛ معجزہ یا خرق عادت؛ اباحت صلوۃ و درود؛ اباحت تصویر؛ الہام؛ گرونانک کا مسلمان ہونا؛ صراط مستقیم؛ قطعی فیصلہ۔ ڈاکٹر صاحب نے اس رسالے کو ملخصاً شامل اشاعت کیا ہے۔ نیز اور شحنہ ہند میرٹھ سے مولانا احمد حسن شوکتؒ کی ۱۹۰۳ء۔۱۹۰۴ء کی چند تحریریں مثل اتبعو السواد الاعظم؛ فاضل امروہی کے کلام میں تناقض؛ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات بھی قارئین کی ضیافت طبع کے لئے شامل اشاعت کی ہیں۔

مزید برآں' ڈاکٹر صاحب نے حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی لاجواب تصنیف شہادۃ القرآن ؛ ملخصاً نقل کر دی ہے۔ اس کے بعض عنوانات یوں ہیں؛ امکان خرق عادت؛ طریق ثبوت معجزات؛ تشریح سنۃ اللہ؛ خصائص عیسیٰ؛ عدم مصلوبیت عیسی؛ اثبات حیات در رفع عیسی؛ تحقیق لفظ توفی و ابواب از مادہ وفا؛ آیات توفی مع بیان قرینہ؛ احادیث مثبتہ حیات مسیح؛ جواب آیات پیش کردہ قادیانی۔

ایک کتاب موسومہ صحیفہ آصفیہ' قادیانی مشن سے نکلی جس میں حکیم نور الدین کی طرف سے نظام دکن کی خدمت میں حوادث ارضی و سماوی عموماً اور واقع طوفان بلدہ حیدر آباد خصوصاً یاد دلا کر ممدوح کو قادیانی مشن کی تبلیغ کی

گئی کہ ان واقعات حادثہ کی خبر مرزا قادیانی نے پہلے سے دی تھی اس لئے وہ ماموره من اللہ اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہیں۔ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے نظام دکن کی طرف سے صحیفہ آصفیہ کا جواب لکھا تاکہ عوام پر اصل حال منکشف ہو سکے اور اس رسالہ کا نام صحیفہ محبوبیہ رکھا جسے بعض نئے حواشی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے ملخصاً شامل اشاعت کیا ہے اس کے چند عنوانات یہ ہیں: پیشگوئی بابت ڈپٹی آتھم؛ پیشگوئی بابت منکوحہ آسمانی؛ قادیان میں طاعون نہ آنیکی پیشگوئی؛ پیشگوئی بابت پنڈت لیکھ رام؛ پیشگوئی بابت طاعون پنجاب؛ پیشگوئی بابت زلزلہ ۱۹۰۵ء پیشگوئی بابت زلزلہ ثانیہ؛ پیشگوئی بابت طوفان حیدرآباد؛ پیشگوئی بابت ڈوئی؛ دیوانے کی بڑ

کتاب کی کمپوزنگ' کاغذ' طباعت' تجلید کا معیار نہایت عمدہ ہے۔ اور مولانا شیر خان جمیل عمری ناظم تعلیمات مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے اس کے شروع میں لکھا ہے کہ تحریک ختم نبوت جلد ہشتم کی تکمیل کے ساتھ یہ کتاب چار ہزار دو سو صفحات پر پھیل چکی ہے اور مؤلف محترم سے گفتگو کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ ابھی مزید دو جلدیں عنقریب سامنے آئیں گی۔ اس نوعیت کے علمی اور تاریخی کام کرنے کیلئے برسوں پر محیط منصوبے بنائے جاتے ہیں' مقصد سے لگن رکھنے والے اہل علم کے بورڈ بٹھائے جاتے ہیں' فنڈ قائم کئے جاتے ہیں' اپیلیں کر کے مالی وسائل فراہم کئے جاتے ہیں' وظائف کی صورت میں مؤلفین کی معاش کے انتظامات کئے جاتے ہیں' انہیں مددگار فراہم کئے جاتے ہیں' لٹریچر کی فراہمی کیلئے دورے کئے جاتے ہیں' کاتب فراہم کئے جاتے ہیں' طباعت و اشاعت کیلئے رقوم مخصوص ہوتی ہیں۔ غرض کیا کچھ نہیں ہوتا۔ لیکن جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو تحریک ختم نبوت پر زیر نظر کام کروانا منظور ہوا تو اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے دوست ڈاکٹر بہاء الدین کو ان کی اپنی ذات میں انجمن بنا دیا۔ انہیں پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار کر کے اس عظیم منصوبے پر کام کرنے کی لگن عطا فرمائی' ترتیب و تالیف کی صلاحیتوں سے نوازا' طویل منصوبے کی تکمیل کیلئے ضروری عزم و ہمت سے نوازا' اور ایک بیمار کو اپنے لامتناہی خزانہ سے وقت کی خیرات عطا فرمائی' لٹریچر کی تلاش اور فراہمی کیلئے چند مخلص دوست مہیا کر دیئے' پاکستان میں اس کی طباعت و اشاعت کیلئے ضروری مالی وسائل فراہم کر دیئے۔ ان جیسے بے شمار عطایا و انعامات کے شکریے میں مؤلف نے اپنے شب و روز آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی تاریخ مرتب کرنے میں لگا رکھے ہیں۔ اللہ اس کام میں برکت ڈال کر اسے حسن قبول عطا فرمائے اور مؤلف اور معاونین کیلئے کفارہ سیئات اور توشہ آخرت بنائے (آمین)

......☆......☆......☆......